REGD. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

۱۳ رمضان المبارک ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱/-

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۶ شہادت ۱۳۳۵ ہش | ۲۶ اپریل ۱۹۵۶ء | نمبر ۹۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بخیر و عافیت مری پہنچ گئے

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

مری ۲۴ ر اپریل۔ مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ دو بجے بعد دوپہر بخیر و عافیت مری پہنچ گئے ہیں۔ سفر کی وجہ سے حضور کو کچھ تکان ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضور ایدہ اللہ کا ڈاک کا پتہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ڈاک کا پتہ حسب ذیل ہے:

خیبر لاج۔ مری

مشرق وسطیٰ کیلئے امن کا منصوبہ تیار کرنے کی کوشش

برطانوی اور روسی لیڈروں کے درمیان اہم مذاکرات

لندن ۲۵ ر اپریل۔ ایک باخبر برطانوی ذریعہ کا کہنا ہے کہ برطانوی اور روسی زعماء مشرق وسطیٰ کے لئے امن کا منصوبہ تیار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ گزشتہ کئی روز سے جو مذاکرات جاری ہیں ان میں دونوں نے ایک حد تک ترقی کی طرف قدم بھی اٹھایا ہے۔ لیکن حصول مقصد کی راہ میں ابھی بہت سی مشکلات حائل ہیں۔ ایک اطلاع کے مطابق روسی وزیر اعظم مارشل بلگانن اور روس کی کمیونسٹ پارٹی کے فرسٹ سیکرٹری مسٹر کروشچیف نے برطانوی وزیر اعظم سر انتھونی ایڈن پر زور دیا کہ معاہدہ بغداد کو ختم کر دیا جائے۔ لیکن سر انتھونی نے اس تجویز پر غور کرنے سے انکار کر دیا۔

— یروشلم ۲۵ ر اپریل۔ روسی سفیر مقیم تل ابیب نے کل اسرائیلی وزیر خارجہ مسٹر شیریٹ کی دعوت پر ان سے ملاقات کی کہا جاتا ہے کہ اس ملاقات میں حکومت روس کا وہ بیان زیر غور آیا جس میں روس نے مشرق وسطیٰ کے بنیادی مسائل کو پُر امن ۲ طریقوں سے حل کرنے کے بارے میں ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا تھا۔

کشمیر سے متعلق پنڈت نہرو کے حالیہ بیانات پر غیر ملکی اخبارات کی نکتہ چینی

کراچی ۲۵ ر اپریل۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنے حالیہ بیانات میں کشمیر میں رائے شماری کرانے سے جو انکار کیا ہے۔ بیرونی ملکوں کے اخبارات اس پر برابر نکتہ چینی کر رہے ہیں۔ چنانچہ شام کے اخبار "استقلال" نے لکھا ہے۔ کہ ہندوستان اس معاملے میں جس کی لاٹھی اس کی بھینس کی پالیسی پر عمل کر رہا ہے۔ ترکی کے ایک اخبار نے لکھا ہے۔ کہ کشمیر کا مسئلہ پاکستان کے لئے کوئی جذباتی مسئلہ نہیں ہے بلکہ اسے بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ پاکستان کے تمام دریا کشمیر سے ہی نکلتے ہیں۔ اس مسئلے کا جلد حل ہونا ضروری ہے۔

ری پبلکن پارٹی کا منشور اور آئین تیار کرنے کے لئے سب کمیٹی کا قیام

لاہور ۲۵ ر اپریل۔ ڈاکٹر خان صاحب نے "ری پبلکن پارٹی" کے نام سے جو نئی سیاسی جماعت بنائی ہے اس کا منشور اور آئین وغیرہ مرتب کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی گئی ہے۔ کل خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ کے مکان پر ڈاکٹر خان صاحب کی کابینہ کے وزراء اور دیگر سیاسی کارکنوں کا جلسہ ہوا جس میں سب کمیٹی کی تشکیل عمل میں آئی۔ نیز فیصلہ کیا گیا۔ کہ کمیٹی اتوار تک اس بارے میں منظوری تجاویز پیش کرے۔ چنانچہ آئندہ اتوار کو پارٹی کا پھر جلسہ ہوگا۔

سید کمال یوسف صاحب بخیریت ہیمبرگ پہنچ گئے

ہیمبرگ ۲۴ ر اپریل۔ مبلغ جرمنی مکرم جناب عبد اللطیف صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ مکرم سید کمال یوسف صاحب بخیر و عافیت ہیمبرگ پہنچ گئے ہیں۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

سحر و افطار

تاریخ	سحری	افطار
۱۳ رمضان المبارک	—	۶ بجکر ۴۷ منٹ
۱۴ ،، ،،	۴ بجکر ۳ منٹ	۶ ،، ۴۸ ،،

لندن میں مسٹر سہروردی کی مصروفیات

لندن ۲۵ ر اپریل۔ حزب مخالف کے لیڈر جناب حسین شہید سہروردی نے جو آج کل لندن میں ہیں۔ کل خارجی امور کے برطانوی وزیر مملکت سے بات چیت کی۔ نیز وہ ارل آف ہوم سے پہلے ہی ملاقات کر چکے ہیں۔

ملک فیروز خاں نون اور ان کے ساتھیوں کا اجلاس

لاہور ۲۴ ر اپریل۔ ملک سر فیروز خاں نون نے اپنے ساتھیوں کا ایک اجلاس بلایا ہے۔ جس میں مغربی پاکستان کی سیاسی صورت حال پر غور کیا جائے گا۔

عدلیہ کو انتظامیہ سے علیحدہ کرنے کی سکیم

ڈھاکہ ۲۵ ر اپریل۔ مشرقی پاکستان کی حکومت نے عدلیہ کو انتظامیہ سے جلد سے جلد الگ کرنے کے سلسلہ میں ایک سکیم منظور کی ہے۔ اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے صوبائی مجلس قانون ساز کے آئندہ اجلاس میں ایک بل پیش کیا جائے گا۔ اگرچہ موجودہ نظام میں مکمل تبدیلی تو رفتہ رفتہ ہی کی جائے گی لیکن اس بارے میں جلد قدم اٹھائے جائیں گے۔

عمری عبیدی صاحب مشرقی افریقہ واپس جانے کیلئے ربوہ سے روانہ ہو گئے

اہل ربوہ نے پُر خلوص طریق پر الوداع کہا

ربوہ ۲۵ ر اپریل۔ ہمارے افریقن مبلغ مکرم عمری عبیدی صاحب ربوہ میں دو سال مقیم رہنے کے بعد کل مورخہ ۲۴ ر اپریل ۱۹۵۶ء کی صبح کو مشرقی افریقہ واپس جانے کے لئے ربوہ سے روانہ ہو گئے۔ آپ بذریعہ لاری ناظم لاہور ہوئے ہیں۔ جہاں سے آپ قادیان جائیں گے۔ اور پھر بمبئی سے بذریعہ جہاز مشرقی افریقہ روانہ ہوں گے۔

اہل ربوہ نے لاری کے اڈہ پر پہنچکر آپ کو پُر خلوص طریق پر الوداع کہا۔ اور اسلامی نعروں کی گونج میں دلی دعاؤں کے ساتھ آپ کو رخصت کیا۔ احباب نے اظہار اخلاص کے طور پر آپ کو بکثرت پھولوں کے ہار بھی پہنائے۔ لاری روانہ ہونے سے قبل اجتماعی دعا کی گئی ——— صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء حضرات اور دیگر کارکنوں کے علاوہ امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بھی آپ کو الوداع کہنے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ مکرم عمری عبیدی صاحب نے ربوہ میں دو سال مقیم رہ کر جامعۃ المبشرین سے باقاعدہ شاہد کی ڈگری حاصل کی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچائے۔ اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے، ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۵۶ء

فتنے ہی فتنے

"نوائے پاکستان" جو آج تک روزنامہ تھا۔ اس کے ۱۲ اپریل ۱۹۵۶ء کے اداریہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اب آئندہ اسے کچھ مدت کے لئے سہ روزہ کر دیا گیا ہے۔ سہ روزہ ایڈیشن کے پروگرام کے متعلق اداریہ میں لکھا ہے۔ کہ وہ مکمل تبلیغی ہوگا۔

"جہاں ہفتہ میں ایک بار تبلیغی ایڈیشن شائع ہوتا تھا۔ اب یہ ایڈیشن ایک طرح سے ہفتہ میں دو بار شائع ہوا کریں گے"۔ (نوائے پاکستان ۱۲ اپریل ۱۹۵۶ء)

پھر مدیر محترم لکھتے ہیں:۔

"اس کے علاوہ دو روز کے وقفہ میں ہمیں بھی مضامین کو ترتیب دینے ان کا انتخاب کرنے اور دینی فتنوں کے لٹریچر کا جائزہ لینے کا وقت مل جایا کریگا"۔

اگرچہ ایک روزانہ اخبار کی بجائے سہ روزہ نکالنا ایک طرح سے انحطاط کا پتہ دیتا ہے۔ لیکن اس سے ہمیں کوئی تعلق نہیں۔ ویسے جب اس کے مالی حالات اچھے ہو جائیں گے۔ تو اس کا تدارک ہو جائیگا۔ البتہ ایک لحاظ سے کہ اب "نوائے پاکستان" سراسر تبلیغی پرچہ بن جائیگا باعث خوشنودی ہے۔ کیونکہ ہمارے ملک میں واقعی تبلیغی پرچوں کی کمی ہے۔

جہاں تک تبلیغ اسلام کا تعلق ہے۔ ہم نوائے پاکستان کے اس نئے دور کو اچھا سمجھتے ہیں۔ اور ہمیں امید رکھنی چاہیئے۔ کہ وہ واقعی تبلیغ اسلام کا کام کرے گا۔ اگرچہ جو روش اب تک اسکی چلی آئی ہے۔ اور جس کا ذکر مدیر محترم نے اس اداریہ میں بھی کیا ہے۔ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ یہ روش اسلام اور پاکستان کو کیا فائدہ پہنچا سکتی ہے۔

ہمارے ملک میں آج تک کئی ایک تبلیغی انجمنیں بنیں۔ اور کئی ایک تبلیغی اخبار شائع ہوئے۔ مگر افسوس ہے کہ ان کی جدوجہد فیمابین باہمی آویزشوں میں ہی مقید رہی ہے۔ اس سے آگے نہیں بڑھ سکی۔

جیسا کہ نوائے پاکستان کی گذشتہ روش اور اس اداریہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس کی تمام سرگرمیاں اب تک "دینی فتنوں" کو مٹانے تک محدود رہی ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ہر مسلمان کو یہ حق ہے۔ کہ اپنے نظریہ اسلام کی تبلیغ کرے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے ہم خیال بنائے۔ لیکن یہ حق کسی کو نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ جو بات اس کے نزدیک غلط ہو۔ اس کو "دینی فتنہ" قرار دیکر اس کے برخلاف نعرہ بازی شروع کر دے اور عوام کو جو عموماً دینی علم سے بے بہرہ ہوتے ہیں۔ اور اسلام کی بعض باریک باتوں کو نہیں سمجھ سکتے۔ انہیں مشتعل کیا جائے اور کسی جماعت یا فریق کے خلاف ان کو اکسایا جائے۔

جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ کسی کو یہ حق نہیں۔ کہ اپنے نظریہ اسلام کو دنیا کے سامنے کھل کر پیش کرے۔ اور مستحسن طریق سے دوسروں کی غلطیوں کی طرف توجہ دلائے۔ بلکہ یہ حق ہر ایک کو حاصل ہے۔ لیکن کسی جماعت یا فریق کے خلاف جنگ بازی کا اکھاڑا قائم کر لینا اور چند باتوں کو لیکر جو عموماً فریق مخالف کی منشاء کے خلاف معنی لینے پر مبنی ہوتی ہیں۔ انہیں نعرہ بازی کے رنگ میں پیش کیا جائے۔ اور ہر اختلافی بات کو "دینی فتنہ" بتایا جائے۔ کسی طرح صحیح معنوں میں تبلیغ اسلام نہیں کہلا سکتا۔ ایسا رویہ نہ صرف یہ کہ تبلیغ اسلام کے لئے مفید نہیں۔ بلکہ نہایت خطرناک ہے۔ اور اگر ہم اسلام کی گذشتہ قریبی دو تین صدیوں کی تاریخ پر نظر دوڑائیں۔ تو ہمیں معلوم ہوگا۔ کہ یہی رویہ اسلام کے انحطاط اور دنیا میں اس کی سخت بدنامی کا باعث ہوا ہے۔

ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی تاریخ کے ان صفحوں کو چاک کر دیں۔ اور تبلیغ اسلام کی نئی تاریخ کی بنیاد رکھیں۔ جیسا کہ مدیر نوائے پاکستان نے اپنے اس اداریہ کا عنوان "نئے دور کا آغاز" رکھا ہے ہم چاہتے ہیں۔ کہ "نوائے پاکستان" کے نئے دور سے واقعی اسلامی تبلیغ کے نئے دور کا آغاز ہو۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس وقت تک ہماری تبلیغی سرگرمیوں کا احاطہ نہایت تنگ رہا ہے۔ اور ایسا ہے۔ جس سے بجائے فائدہ کے تبلیغ کے اغراض و مقاصد کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔

آج تک نوائے پاکستان کی تبلیغی جدوجہد سراسر تخریبی رہی ہے۔ اور ہمارے علم میں نہیں۔ کہ اس نے کوئی تعمیری اینٹ بھی کہیں لگائی ہے۔ اس کے پیش نظر دینی فتنوں کا قلع قمع رہا ہے۔ اور اس کے نزدیک منکران حدیث۔ مودودی صاحب کی اسلامی جماعت۔ احمدیت۔ جماعت اہلحدیث۔ شیعہ وغیرہ سب دینی فتنے ہیں۔ جن کا مٹانا اسلام کی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ یہ روش اسی کی خاص روش نہیں ہے۔ بلکہ یہی چلن ہماری تبلیغی اور اشاعتی دنیا میں ایک مدت بلکہ چند صدیوں سے چلتا چلا آیا ہے۔ چنانچہ یہی چلن ہے۔ جس کو مودودی صاحب کی جماعت اسلامی نے بھی اختیار کر رکھا ہے اور اس کے نزدیک بھی احمدیت، منکران حدیث۔ کمیونسٹ اور مغرب زدہ شیعہ وغیرہ وغیرہ دینی فتنے ہیں۔ جن سے وہ اسلام کو نجات دلانے کی داعی ہے۔ اسی طرح جماعت اہلحدیث کے نزدیک بھی بریلوی۔ مقلدین۔ احمدیت۔ جماعت اسلامی وغیرہ دینی فتنے ہیں۔ جن کے قلع قمع میں وہ رات دن مصروف رہتی ہے۔ اسی طرح بریلویوں کے نزدیک شیعہ۔ سُنی سب فتنے ہی فتنے ہیں۔ خدا کی پناہ۔ اگر اسلام کی تمام تبلیغی اور اشاعتی جماعتیں ایک دوسرے کے نزدیک دینی فتنے ہیں۔ تو گویا آج اسلام فتنوں کا ایک گھروندا نہیں تو پھر کیا ہے؟ اس کا مطلب صاف لفظوں میں یہی ہو سکتا ہے۔ کہ نعوذ باللہ خود اسلام ہی ایک بہت بڑا فتنہ ہے۔ جس میں سوا فتنوں کے اور کچھ اٹھا ہی نہیں ہے۔ اور اس کا منطقی نتیجہ یہ ہے۔ کہ نعوذ باللہ پاکستان کی اسلامی ہیئت کذائی بھی محض ایک "فتنہ" ہے۔

یہ باتیں ہم نے محض معاصر کو مشورہ کے طور پر لکھی ہیں۔ کہ اگر واقعی ان کے دل میں اسلام کا درد ہے۔ اور اگر واقعی وہ تبلیغ اسلام کا جوش رکھتے ہیں۔ تو انہیں بجائے تخریبی طریق کار کے تعمیری طریق کار اختیار کرنا چاہیئے۔ ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے، جیسا کہ ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے۔ آج اسلامی جماعتیں بہت ہی کم تعمیری کام کر رہی ہیں۔ جو یقیناً صفر سے زیادہ نہیں ہے۔ اس کے مقابلہ میں دوسرے مذاہب والے خاصکر عیسائیت تعمیری کام کر رہے ہیں۔ اور اپنے دین کے لئے مال و جان کی اتنی قربانیاں کر رہے ہیں۔ کہ ہم مسلمان جو یقین رکھتے ہیں کہ اسلام ایک کامل دین ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا آخری پیغام ہے، ان کے مقابلہ میں نہ صرف یہ کہ کچھ بھی نہیں کر رہے۔ بلکہ الٹے تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے راستہ میں خود ہی ایک بڑی رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

محررین کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے دفاتر میں محررین کی وقتاً فوقتاً ضرورت رہتی ہے۔ ایسے نوجوان جو خدمت دین کا شوق رکھتے ہیں۔ وہ اپنی درخواست جو حسب ذیل کوائف پر مشتمل ہو۔ ۸ مئی ۱۹۵۶ء تک ناظر بیت المال کے نام ارسال فرمائیں۔ نیز امتحان و انٹرویو کے لئے ۲۰ مئی ۱۹۵۶ء کو بوقت ۹ بجے صبح نظارت بیت المال میں تشریف لائیں۔ آسامی خالی ہونے پر پاس شدہ امیدواران کو ترجیح دی جائے گی۔ جنہیں امتحانی زمانہ میں -/۵۰ روپے تنخواہ اور -/۱۰ روپے مہنگائی الاونس دیا جائے گا تسلی بخش کام کرنے کی صورت میں افسر متعلقہ کی سفارش پر ۵۰-۳-۸۰ کے گریڈ میں مستقل ہو سکیں گے۔ جو امیدوار اس وقت مختلف نظارتوں میں کام کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے کمیشن کا امتحان پاس نہیں کیا۔ ان کے لئے بھی درخواست کا دینا ضروری ہے۔ ورنہ بغیر امتحان پاس کئے وہ مستقل نہ ہو سکیں گے۔ جملہ امیدواروں کے لئے کاغذ قلم دوات کا اپنے ہمراہ لانا ضروری ہوگا۔

۱۔ نام امیدوار معہ مکمل پتہ
۲۔ ولدیت
۳۔ تعلیمی قابلیت
۴۔ تاریخ پیدائش معہ حوالہ سند۔
۵۔ سابقہ تجربہ بصورت ملازمت اگر ہو
۶۔ جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری سرٹیفکیٹ
۷۔ سابقہ چال چلن۔ دیانت۔ اخلاص اور دینی حالت کے متعلق امیر جماعت یا پریذیڈنٹ اور خدام کی تصدیق۔
۸۔ متفرق قابل ذکر امور
۹۔ بزرگان سلسلہ کی سفارش

(نظارت بیت المال ربوہ)

مبلغ انچارج امریکہ کی اہلیہ محترمہ کی علالت اور درخواست دعا

چودھری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ انچارج مشن ہائے امریکہ کی اہلیہ محترمہ کی علالت کے سلسلہ میں اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ڈاکٹری رائے کے تحت اوائل مئی میں اپریشن کا ارادہ ہے۔ احباب جماعت دردِ دل سے صحت کاملہ عاجلہ اور ہر قسم کے خطرے سے محفوظ رہنے کے لئے رمضان المبارک میں خاص طور پر دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد یسین (لکھنوی) از کراچی۔

ربوہ — سے — قادیان

— از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعۃ المبشرین —

عجیب حسنِ اتفاق

۱۲ اپریل ۱۹۵۶ء بروز جمعرات علی الصبح میں ربوہ سے قادیان کے لئے روانہ ہوا حسن اتفاق تھا۔ کہ اسی روز محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بھی لاہور جانے والے تھے۔ ان کے لئے موٹر کار آئی ہوئی تھی۔ انہوں نے چاہا کہ ہم اکٹھے سفر کریں پونے پانچ بجے صبح ہم ربوہ سے روانہ ہوئے۔ میرا چھوٹا لڑکا عزیز عطاء المجیب بھی میرے ساتھ قادیان کے لئے روانہ ہوا۔ روانگی کے وقت دعاء سفر کے ساتھ بارگاہِ ایزدی میں یہ بھی عرض کیا کہ تیرے سب سے محبوب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تھی۔ اللھم بارک لامتی فی بکورھا یوم الخمیس پس تو اس دعاء نبوی سے ہمیں بھی حصہ وافر عطا فرما۔ آج جمعرات ہے۔ اور ہم علی الصبح سفر کر رہے ہیں۔

قافلے وطن واپس جا رہے ہیں

ابھی ہماری موٹر کار دریائے چناب بھی عبور نہ کر سکی تھی۔ کہ پاکستان میں مزدوری کرنے کے لئے آنے والے پٹھانوں کے قافلے اپنے وطن کو واپس جاتے ہوئے نظر آنے لگے۔ کیا آزادی سے یہ لوگ اپنی ساری خاندانی ضروریات سمیت ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جاتے ہیں۔ ان قافلوں میں عورتیں بچے بوڑھے اور جوان اپنا اپنا فرض ادا کرتے ہوئے خوش و خرم پیدل اپنے وطن کو واپس جا رہے ہیں۔ ان میں سے بوڑھے اور معذور اونٹوں یا گدھوں پر سوار نظر آتے تھے۔ میں نے انہیں دیکھ کر کہا کہ واقعی اپنے وطن کے لئے واپسی کا تصور انسان کو مخمور کر دیتا ہے۔ اور وہ راستے کی کوفتوں اور کلفتوں کو خندہ پیشانی سے گوارا کر لیتا ہے۔ یہ قافلے یقیناً ان قافلوں سے مختلف ہیں۔ جو نو سال قبل مشرقی پنجاب سے مغربی پاکستان میں دھکیلے جا رہے تھے۔ وہ مجبور تھے یہ آزاد ہیں۔ وہ وطن سے نکالے جا رہے تھے۔ اور یہ اپنی مرضی سے وطن کو واپس جا رہے ہیں۔ بہر حال ان پٹھانوں کے قافلہ نے ماضی قریب کے خانماں برباد قافلوں کا تصور تازہ کر دیا۔ اور مستقبل کے شاندار قافلوں کا نقشہ بھی آنکھوں کے سامنے کھینچ دیا۔ جب خدائی نوشتے پورے ہونگے۔ اللہ تعالے کی نصرت نمایاں ہوگی ویومئذ یفرح المومنون۔

راستے کے نشیب و فراز

موٹر کار کا ڈرائیور بہت ہوشیار تھا میں نے محسوس کیا کہ تیز رفتاری کے باوجود ہر موڑ پر وہ کار کو اچھی طرح سنبھال کر رفتار میں نمایاں کمی کر دیتا تھا۔ سڑک کی ہر کجی کے موقعہ پر اسے چوکنا ہونا پڑتا تھا۔ وہ اپنی مہارت کے ماتحت موقعہ کے مناسب رفتار میں کمی بیشی کر لیتا تھا۔ میں نے سوچا کہ درحقیقت ہر اچھا لیڈر اور قوم کا خیر خواہ راہنما اسی طرح راستوں کے نشیب و فراز اور پیچوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنی قوم کی گاڑی کو چلاتا ہے۔ وہ محض ناک کی سیدھ میں چلنے والے بے وقوف بچے کی طرح نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ ماہر ڈرائیور کی طرح سڑک کی حالت کے مطابق اپنی رفتار کو تیز اور کم کرنے کی قابلیت رکھتا ہے۔ درحقیقت لیڈر کی ضرورت ایسے ہی موقعہ پر نمایاں ہوتی ہے۔

پکی ہوئی فصلیں

راستہ میں سڑک کے دونوں طرف گندم کے کھیت پک کر زرد ہو چکے تھے۔ اور ایک آدھ دن میں عام کٹائی شروع ہونے والی تھی۔ بعض زمینداروں نے کٹائی شروع بھی کر دی تھی۔ معلوم ہوا کہ دوسرے دن ۱۳ اپریل کو بیساکھی ہے جس دن گندم کی عموماً کٹائی کا آغاز ہوتا ہے۔ اسی تاریخ سے اس سال رمضان المبارک شروع ہو رہا ہے۔ اس میں سبق تھا کہ گندم کے کھیت وہی کاٹیں گے جنہوں نے وقت پر بویا تھا۔ وہی اناج سے اپنے گھر بھرینگے جنہوں نے وقت پر محنت کی تھی۔ اور تکلیف اٹھا کر اپنے کھیتوں کی آبیاری کی۔ اور فصلوں کی نگہداشت کی۔ اسی طرح رمضان کے مجاہدات میں خلوص دل سے حصہ لینے والے ہی وقت آنے پر اچھی فصلوں کو خوشی و خرمی سے سمیٹیں گے۔ ہمیں چاہیئے کہ ان مبارک ایام سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔

اخلاق کی ایک جھلک

چوہدری صاحب کہنے لگے کہ لاہور میں جہاں آپ نے اترنا ہے۔ کار آپ کو پہلے وہاں چھوڑ کر آئے گی۔ مجھے اپنے دوسرے بچے عطاء الرحیم اور ان کے ماموں ملک عنایت اللہ صاحب سلیم سے مل کر روانہ ہونا تھا۔ چوہدری صاحب ملک خانت اللہ صاحب کے کوارٹر واقعہ چوبرجی کوارٹرز میں ہمیں چھوڑ کر تب اپنے گھر گئے۔ دیکھنے والے تعجب کرتے تھے۔ میں نے انہیں بتایا کہ ابھی صبح چوہدری صاحب کار میں ربوہ میں میرے کوارٹر پر تشریف لائے تھے۔ جہاں سے ہم لاہور کے لئے روانہ ہوئے ہیں۔ درحقیقت صحیح اخلاق اپنے اندر بے ساختگی رکھتے ہیں۔ اور تکلف اور بے ساختگی میں نمایاں فرق ہے۔

پرندے اور ان کے پاسپورٹ

۸ بجے کے قریب ہم ریلوے سٹیشن پر سے اومنی بس میں سوار ہو کر واہگہ پہونچے۔ پاسپورٹ اور سامان دکھانے اور سرزمین پاکستان سے ارض ہند کی طرف منتقل ہونے میں وقت لگتا ہے۔ سپاہی پاسپورٹ کے بغیر کسی انسان کو ایک ملک سے دوسرے ملک میں جانے نہیں دیتے۔ عزیز عطاء المجیب کی عمر ۱۲ سال ہے۔ یہ سفر اس کے لئے عجیب نوعیت کا ہے نو سال قبل وہ قادیان سے اپنی والدہ کے ہمراہ "ہجرت" کر کے پاکستان آیا تھا۔ جبکہ میں ابھی قادیان میں ہی تھا۔ اور آج وہ اپنے والد کے ساتھ پھر قادیان جا رہا ہے۔ پاسپورٹوں کی چیکنگ کے وقفہ میں فضا کے پرندوں کو ہندوستان سے پاکستان اور پاکستان سے ہندوستان کی سرحد میں داخل ہوتے دیکھ کر کہنے لگا کہ ابا جان ان پرندوں سے کوئی پاسپورٹ طلب نہیں کرتا۔ یہ بات تو ایک لطیفہ تھی۔ مگر میں نے سوچا کہ فطرت بول رہی ہے۔ درحقیقت جب انسان روحانی فضا میں پرواز کرنے والا آسمانی طائر بن جاتا ہے۔ تو اس کی نظر ان مادی حدود و قیود سے یقیناً بالا ہو جاتی ہے۔ حضرت مسیح اور باقی انبیاء اپنے اتباع میں روحانی نفخ کے ذریعہ سے یہی قوت پرواز پیدا کرتے تھے۔ اس مقام کے پرندے مادی بندشوں سے بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ اور وہ آدمزادوں کو بھائی بھائی سمجھتے ہیں

قادیان جانے والی پہلی گاڑی

امرتسر سے ہم ریل میں سوار ہوئے شیخ خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل اور دوسرے کئی احباب بھی اسی گاڑی سے قادیان جا رہے ہیں۔ یہ گاڑی اسی پلیٹ فارم سے روانہ ہوئی۔ جہاں سے کم و بیش ربع صدی پیشتر قادیان کی ریلوے لائن کے افتتاح کے روز پہلی گاڑی روانہ ہوئی تھی جس میں بطور افتتاح ہمارے امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے اور دیگر بہت سے بزرگ بھی سوار تھے۔ میں نے اپنے رفیقوں سے کہا کہ اسی پلیٹ فارم سے پہلی مرتبہ گاڑی روانہ ہوئی تھی۔ اور میں اس میں بھی سوار تھا۔ مگر کہاں وہ خوشی و مسرت کا سماں اور نعرہ ہائے تکبیر کی بلند آوازیں اور کہاں آج کا یہ سفر؟ اس تصور کو دیا کہ آستانہ الوہیت پر دل جھک گیا شیخ خورشید احمد صاحب نے بتایا کہ پہلی گاڑی میں سوار ہونے والوں میں وہ بھی شامل تھے۔

دیارِ محبوب میں پہنچکر

ہماری گاڑی چار بجے قادیان پہنچ گئی ریلوے سٹیشن پر اور ہی قسم کا ہجوم تھا۔ کثرت سے ٹانگے موجود تھے۔ لال دین احمدی تانگہ والا کے تانگہ میں سوار ہو کر ہم مہمان خانہ پہونچے اب یہاں نئی زمین تھی اور نیا آسمان تھا۔ مسجد مبارک میں عصر کی نماز ادا کی۔ دیکھے پہچانے بزرگوں اور عزیزوں سے ملکر دل کی عجیب کیفیت تھی۔ دیار محبوب میں ان دھونی رمانے والے درویشوں کو دیکھ کر ناقابل بیان سرور حاصل ہوا۔ دل بار بار کہتا تھا۔ کہ خدا ان کی عمروں میں برکت دے۔ اور ان کے حوصلوں میں مزید بلندی بخشے۔ اور ان کی ساری دعاؤں کو قبول فرمائے۔

شام سے پہلے پہلے ہم بہشتی مقبرہ گئے دعائیں کیں۔ یونہی آفتاب غروب ہوا تو قدیم کے طریق کے مطابق سفید منارۃ المسیح کی بلند چوٹی سے میاں سراج الدین صاحب مؤذن نے اذان کی آواز بلند کی۔ مسجد مبارک اور مسجد ناصر آباد سے بھی اذان کی صدا بلند ہوئی آسمان پر دور مغرب میں رمضان المبارک کا ہلال نظر آ رہا تھا۔ سب نمازیوں نے ہاتھ اٹھا کر دعائیں کیں۔ کچھ پرانے تصورات دیرینہ زخموں کو ہرا کر رہے تھے۔

مبارک مصروفیات

آج سے مسجد اقصےٰ اور مسجد ناصر آباد میں بعد عشاء تراویح میں قرآن سنایا جا رہا ہے مسجد مبارک میں سحری سے پہلے تراویح پڑھی جاتی ہیں۔ قرآن مجید سنایا جاتا ہے۔ دیگر درس بھی ہوتے ہیں۔ رمضان کے لئے خاص طور پر روزانہ ایک پارہ کا درس ظہر کے بعد مسجد اقصےٰ میں اور بخاری شریف کی چند احادیث کا روزانہ درس مسجد مبارک میں میرے ذمہ ہے۔ ایک سکون ہے ایک اطمینان ہے ایک لذت اور کیفیت ہے۔ مگر یہ انفرادی حالت درو دیوار پر نگاہ کرنے کے ساتھ کبھی بجھی سی ہو جاتی ہے۔ اے خدا! تو ساری جماعت کے لئے جلد پورے اطمینان کے دن لا۔ اور اپنے مسیح کی اس بستی کو پھر پوری شان سے مرکز جماعت اسلام بنا۔

اللھم آمین

قسط ۲

مسلمانوں کی سیاسی اور ملی بہبودی کیلئے

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی بے لوث مساعی

اسلام کی مقدس اصطلاحات کی عزت و حرمت کو قائم رکھنے کی تلقین

(شیخ خورشید احمد اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل)

"شریعت کے الفاظ کا ادب نہایت ضروری ہے جو الفاظ شریعت میں داخل ہیں یا مسلمانوں کے استعمال سے شریعت میں داخل ہو گئے ہیں۔ ان کی توقیر اور ادب کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ)

مضمون کی گذشتہ قسط (الفضل ۱۲ اپریل سنہ ۶۲ء) میں یہ واضح کیا جا چکا ہے کہ اسلام کی مقدس اصطلاحات کی عزت و حرمت کا تحفظ جماعت احمدیہ اور اس کے امام عالی مقام کا ایک امتیازی کارنامہ ہے۔ وہ نہ صرف خود اس بارے میں ہمیشہ محتاط رہی ہے بلکہ وہ اس امر پر دیگر مسلمانوں سے احتجاج اور شکوہ بھی کرتی رہی ہے کہ وہ بھی کیوں مقدس اسلامی اصطلاحات کی حرمت کا مناسب خیال نہیں رکھتے۔

اس سلسلے میں آج سے چونتیس برس قبل کے شائع شدہ ایک مضمون کے چند اقتباسات گذشتہ قسط میں شائع ہو چکے ہیں۔ آج ہم اس بارے میں خود حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے چند ارشادات پیش کرتے ہیں۔ جو حضور نے سنہ ۱۹۲۳ء کے ایک خطبہ جمعہ میں بیان فرمائے تھے ان میں حضور نے اسلامی اصطلاحات کی بے حرمتی اور ان کے عام استعمال سے سختی کے ساتھ منع فرمایا تھا۔ اور شرعی اصطلاحات کا ادب و احترام کرنے کی نصیحت فرمائی تھی۔ یہ وہی زمانہ تھا جب کہ نام نہاد "ہندو مسلم اتحاد" کے جوش میں مسلمانوں کے بڑے بڑے نامور لیڈروں اور اخبارات نے بھی اسلام کی مقدس اصطلاحات کا سیاسی معاملات میں عام استعمال شروع کر دیا تھا۔ حتیٰ کہ ان میں سے بعض تو تمسخر اور استہزاء کے رنگ میں بھی ان اصطلاحات کے استعمال سے گریز نہ کرتے تھے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۳۰ر دسمبر سنہ ۳۱ء کو مسجد نور قادیان میں خطبہ جمعہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"میں احباب کو ایک خاص نصیحت کرتا ہوں اور وہ یہ کہ اللہ تعالےٰ نے کچھ شعائر مقرر کئے ہوئے ہیں۔ ان کی عزت اور احترام ایک نہایت ضروری بات ہے۔ چونکہ ہمیشہ شرارت اور بدی بہت چھوٹی چھوٹی باتوں سے پیدا ہوتی اور آہستہ آہستہ ترقی کرتی ہے۔ اسلئے جب تک اس کے پیدا ہونے کے دروازے بند نہ کئے جائیں۔ وہ بند نہیں ہو سکتی"۔

حضور نے مسلمانوں کے زوال کے اسباب پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:۔

"مسلمانوں میں جو تباہی اور خرابی پیدا ہوئی اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ انہوں نے ادب اور احترام کے الفاظ گندے معنوں میں استعمال کرنے شروع کر دیئے۔ ان کی حکومتیں مٹ گئیں۔ سلطنتیں برباد ہو گئیں کیوں؟ اسلئے کہ ان کے نزدیک بادشاہ کے معنے بیوقوف کے ہو گئے۔ جہاں بادشاہ بے وقوف کو کہا جائے۔ وہاں بادشاہ کا ادب کہاں رہتا ہے۔ اور جب بادشاہ کا ادب اٹھ گیا۔ تو حکومت بھی تباہ ہو گئی۔ اسی طرح علماء اور بزرگوں کا ادب مسلمانوں کے دلوں سے اس طرح اٹھا کہ حضرت کا لفظ جو ان کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہی لفظ شریروں اور بدمعاشوں کے متعلق استعمال کرنے لگے اس طرح علماء کا ادب مٹ گیا اور ان کی بے ادبی شروع ہو گئی ...... اسباب کو اچھی طرح یاد رکھو کہ ادب اور احترام کے الفاظ کبھی گندگی اور بری جگہ استعمال نہیں کرنے چاہئیں ورنہ قابل ادب چیزوں کا ادب اٹھ جائے گا۔ اور اس کا نتیجہ سوائے تباہی اور بربادی کے اور کچھ نہیں ہوگا"۔

حضور نے مثال دیتے ہوئے فرمایا

"مثلاً شہید کا لفظ ہے وہ جو دین کے لئے مارے گئے وہ جنہوں نے دین کی خدمت کرتے ہوئے اپنی جانیں دیں۔ وہ جنہوں نے اپنے خون سے اسلام کی بنیاد کو مضبوط کیا ان کے لئے خدا تعالےٰ نے شہید کا لفظ استعمال کیا ہے اور ان کے متعلق آیا ہے کہ وہ دوزخ کو بھی سے گذار کر بہشت میں داخل کیا جائے گا۔ مگر وہ جلدی داخل بہشت کر دیئے جائیں گے یہ تو شہید کی شان ہے۔ مگر مسلمانوں نے کانپور کی مسجد کے غسل خانہ کو شہید قرار دیا۔ گو اس گارے اور مٹی کو جو پاخانہ میں بھی ڈالی جا سکتی ہے۔ حضرت عثمانؓ کے برابر قرار دیا ...... اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کے دلوں سے اس لفظ کا ادب مٹ گیا۔ اگر ان میں اس کا ادب رہتا۔ وہ سمجھتے کہ بہت بڑا درجہ ہے اور اس کے بہت اعلےٰ نتائج نکلتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کی خاص خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ تو جب کبھی شہادت پانے کا موقع آتا وہ کبھی پیچھے نہ ہٹتے مگر چونکہ ان میں ادب نہ رہا۔ اسلئے اس اس درجہ کی ان کی نظر میں کچھ حقیقت نہ رہی ...... پس یہ بات اچھی طرح یاد رکھنی چاہیئے کہ وہ الفاظ جن کا شریعت نے ادب و احترام لازم قرار دیا گیا ہے

روزانہ اخبار پڑھنے کے فوائد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے روزانہ اخبار پڑھنے کے فوائد مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان فرمائے ہیں:۔

"لازماً وہ شخص جو روزانہ صبح اور شام اخبار خریدتا ہے اور تازہ خبریں معلوم کرتا رہتا ہے۔ وہ اپنے علم میں دوسروں سے بہت آگے رہتا ہے"۔

آپ بھی روزانہ الفضل باقاعدگی سے خرید کر پڑھئے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تازہ خبریں معلوم کرتے رہئے۔ اس طرح آپ اپنے علم میں دوسروں سے بہت آگے رہیں گے۔

(مینیجر الفضل)

ان کا ادب کرنا نہایت ضروری ہے اور یہ بات مومن کے ایمان میں داخل ہے"۔

خطبہ کے آخر میں حضور نے فرمایا:۔

"یہ بہت بیہودہ اور لغو حرکت ہے شریعت کے الفاظ کا ادب نہایت ضروری ہے۔ جو الفاظ شریعت میں داخل ہیں۔ یا مسلمانوں کے استعمال سے شریعت میں داخل ہو گئے ہیں۔ ...... ان کی توقیر اور ادب کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ ....

مومن کے لئے ہر بات میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ تم لوگ ان باتوں کے متعلق خاص احتیاط کرو۔ اور ان لوگوں میں سے نہ بنو۔ جنہوں نے شریعت کے قابل ادب الفاظ کی بے ادبی کر کے تباہی و بربادی حاصل کی ہے۔ "آیت" "معجزہ"۔ "کرامت" "نبی" "رسول" اور اسی طرح کے اور الفاظ تمہارے نزدیک بڑے معزز اور مکرم ہوں۔ تمہارے نزدیک "حضرت" اور "شہید" یا اور ایسے ہی الفاظ روحانیت اور بزرگی پر دلالت کرنے والے ہوں۔ تاکہ تمہارے بچوں میں بھی ان کا ادب اور احترام پایا جائے اور ان کے لئے یہ الفاظ معزز ہوں۔ اور ان کا ادب ان کے دلوں میں جاگزیں ہو۔ ان الفاظ کی کبھی بے حرمتی اور بے ادبی نہ کرو۔ کبھی برے معنوں میں استعمال نہ کرو۔ کبھی بطور ہنسی اور تمسخر اپنے منہ سے نہ نکالو۔ اس طرح ان الفاظ کا ادب اٹھ جائے گا۔ جن کے متعلق یہ استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ .... چونکہ ایسی باتوں کے نتائج سخت خطرناک ہوتے ہیں۔ اس لئے تمہیں ان سے بچنا چاہیئے"۔

(الفضل ۱۲ جنوری ۱۹۲۳ء)

مندرجہ بالا اقتباسات کا ایک ایک لفظ اس سچی تڑپ اور اس والہانہ عشق و محبت کی غمازی کرتا ہے۔ جو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کے مطہر قلب میں اسلام کے متعلق اور اس کی مقدس اصطلاحات کی عزت و حرمت کو برقرار رکھنے کے متعلق پائی جاتی ہے۔ اب یہ امر ہم قارئین کے انصاف پر چھوڑتے ہیں۔ کہ جس جماعت کا مقدس امام چونتیس برس قبل سے اپنی جماعت کو یہ تلقین کرتا ہے کہ

"وہ الفاظ جن کا شریعت نے ادب و احترام لازم قرار دیا ہے۔ ان کا ادب کرنا نہایت ضروری ہے۔ اور یہ بات مومن کے ایمان میں داخل ہے"۔

اس پر آج یہ الزام لگانا کہاں تک مبنی بر صداقت ہو سکتا ہے۔ کہ

"وہ مقدس مصطلحات کا بے جا استعمال کر کے مسلمانوں کی دلآزاری کی مرتکب ہوتی ہے" (باقی)

شکریہ احباب

میری اہلیہ جمیلہ خاتون قریشی دختر امۃ حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان) ۲۷ر جنوری ۱۹۵۶ء بروز جمعۃ المبارک بوقت ۲ بجے دن اس جہان فانی سے رحلت کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی وفات کی اطلاع اسی وقت بذریعہ تار ٹیلیفون و خطوط جملہ رشتہ داروں کو کر دی گئی۔ تاکہ ان کی نماز جنازہ میں شریک ہو سکیں۔

مرحومہ کی وفات پر میرے پاس کثرت کے ساتھ تعزیت کے خطوط ہندوستان و پاکستان سے آئے ہیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ ربوہ۔ دیگر بزرگان سلسلہ و احباب کے علاوہ غیر مسلموں کی طرف سے بھی خطوط آئے ہیں۔ جنہوں نے میرے پریشان و زخمی دل پر مرہم کا کام دیا۔ خصوصاً صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا خط دجو سب سے پہلے میرے پاس پہنچا) انتہائی پرخلوص جذباتِ محبت سے پُر تھا۔ اور میرے غمناک دل کے لئے موجب ڈھارس ہے۔ میں ایسے سب احباب اور رشتہ داروں کا جنہوں نے مرحومہ کی وفات پر ہمدردی کی ہے۔ بذریعہ اخبار شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کیونکہ بذریعہ ڈاک ایسے خطوط کا جواب دینا میرے لئے ناممکن ہے۔ خدا تعالیٰ ان سب کو ان کی اس ہمدردی کا بہتر سے بہتر بدلہ عطا کرے۔ اللّٰھم آمین:۔ خاکسار قریشی محمد یونس احمدی محلہ شاہد رضا بریلی

نادار طلباء کی مدد:۔ مکرم قائد صاحب ربوہ کی تحریک پر مندرجہ ذیل مخیر احباب نے غریب طلباء کو ان کی کلاس کا مکمل کورس خرید کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور دوست بھی اس کار خیر میں شریک ہونے کی کوشش فرمائیں:۔ (۱) ملک بشارت احمد صاحب دفتر آبادی ربوہ (۲) ملک محمد دین صاحب خادم دفتر آبادی ربوہ (۳) چودھری برکت علی صاحب۔ نور احمد صاحب لائل پور (۵) صاحبزادہ احمد لطیف صاحب (۶) مبشر احمد اختر کا بیول کا سیٹ لیکر دیا ہے۔ (۷) چودھری رشید الدین صاحب (عبدالباسط نائب قائد خدام الاحمدیہ ربوہ)

ماہِ صیام

رحمت سے خاص اپنی ماہِ صیام بخشا ۔۔۔ رندانِ تشنہ لب کو اک دورِ جام بخشا

نادار اور منعم دونوں کو ایک صف میں ۔۔۔ لا کر کھڑا کیا ہے۔ کیسا نظام بخشا

اس ماہ میں خدا نے محبوب کو حرا میں ۔۔۔ اپنا کلام بخشا معجز نظام بخشا

ہر لفظ اس کا رحمت ہر حرف میں ہے تسکیں ۔۔۔ جو پاک دل سے آیا اس کو مقام بخشا

ملنے کا اپنے بندوں کو دیدیا وسیلہ ۔۔۔ دن کو جو صوم بخشا شب کو قیام بخشا

بھولے ہوئے یہ نکتے جس نے ہمیں سکھائے ۔۔۔ ہادیٔ دو جہاں کو ایسا غلام بخشا

خالدؔ میں اس کے صدقے مستور کر کے خود کو

جلووں کو دیکھنے کا جس نے پیام بخشا

خالد ہدایت بی۔ اے لاہور

سنت نگر لاہور میں درس قرآن و نماز تراویح کا اہتمام

سالہا سال سابق کی طرح امسال بھی جماعت احمدیہ حلقہ سنت نگر کے زیر اہتمام مکرم مہاشہ فضل حسین صاحب کے مکان واقعہ ۳۶ ہوتو سنگھ روڈ سنت نگر لاہور میں درس قرآن کریم نماز تراویح اور جمعہ کا اہتمام کیا گیا ہے۔ پریم نگر۔ راج گڑھ رام نگر شام نگر۔ کرشن نگر وغیرہ ملحقہ علاقوں کے بھائی بہنیں اس موقع سے فائدہ اٹھائیں

(خاکسار چراغ الدین صدر حلقہ سنت نگر لاہور)

اعلان نکاح

برادرم خالد ہدایت صاحب بی۔ اے ابن قاضی عطاء اللہ صاحب لاہور کا نکاح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۹/۱۲/۵۵ کو محترمہ عائشہ صادقہ فرحت بنت مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ ایک ہزار روپے مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔

(خورشید احمد اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل ربوہ)

درخواست دعا

برادرم مکرم قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی نومبر ۱۹۳۹ء میں احمد آباد میں خدمت سلسلہ کے دوران زخمی ہو گئے تھے۔ اس زخم سے تو آپ جلد شفایاب ہو گئے۔ لیکن جسم سے زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے امراض کے مقابلہ میں قوت مدافعت بالکل ختم ہو گئی۔ اور تقریباً ایک سال بعد تنفس کی تکلیف اور سردرد کے شدید دورہ کا عارضہ ہو گیا۔ گذشتہ چھ ماہ سے بیماری کا حملہ شدت اختیار کر چکا ہے۔ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے معائنہ کے بعد بتایا ہے۔ کہ دل اور پھیپھڑے دونوں متاثر ہیں۔ دورانِ سر کی تکلیف بھی بدستور ہے۔ اس وقت صاحبزادہ صاحب موصوف کا علاج جاری ہے۔ احباب کرام سے استدعا ہے۔ کہ اس دیرینہ خادم سلسلہ کی شفایابی اور مزید خدمتِ دین کی توفیق کے لئے دعا فرماویں۔ (محمد احمد حامی واقف زندگی ربوہ)

اعلان

مورخہ ۱۲ر اپریل ۱۹۵۶ء کی شام کو مجھے ایک ٹارچ ملی ہے۔ جن صاحب کی ہو۔ وہ نشانی بتا کر مجھ سے لے لیں۔ (خاکسار محمد سعید پنشنر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ)

دعائے مغفرت:۔ مورخہ ۲۱/۳/۵۶ کو اہلیہ مکرم میر حمید اللہ صاحب ریلوے برج انسپکٹر اپنے مولا حقیقی سے جا ملیں۔ مرحومہ ۱۰ بجے لجنہ اماء اللہ حلقہ اسلام آباد کوئٹہ میں درس القرآن دے رہی تھیں۔ کہ اچانک حرکتِ قلب بند ہو گئی۔ آپ موصیہ تھیں۔ اور محمد عبدالشکور صاحب کنزے آف جرمن کی خوشدامن تھیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکو جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ (عبدالرحمٰن خاں ایجنٹ الفضل کوئٹہ)

خدام الاحمدیہ کراچی کا ٹرپ

بروز اتوار مؤرخہ ۸ اپریل مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام سمندر کے کنارے کلفٹن کے مقام پر ایک ٹرپ کا انتظام کیا گیا جس میں قریباً ۷۰ خدام نے حصہ لیا۔ اس کے علاوہ انصار اور کافی تعداد میں اطفال نے بھی شرکت کی۔

شامل ہونے والے خدام۔ انصار اور اطفال صبح قریباً ساڑھے سات بجے احمدیہ ہال میں جمع ہوگئے۔ جہاں سے انہیں کلفٹن پہنچانے کے لئے مناسب انتظام کیا گیا تھا۔ پورے آٹھ بجے یہ قافلہ قائد صاحب محترم جناب چوہدری عبدالمجید صاحب کی قیادت میں روانہ ہوا۔ تقریباً ساڑھے نو بجے تک یہ قافلہ کلفٹن پہنچ گیا۔ اسی دوران میں محترمی نائب امیر شیخ رحمت اللہ صاحب بھی تشریف لے آئے اور انہوں نے تمام شامل ہونے والے احباب کا فوٹو کھینچا۔ تقریباً ساڑھے دس بجے طے شدہ پروگرام کے مطابق کھیلوں کا آغاز ہوا۔ سب سے قبل محترمی نائب امیر صاحب کی نگرانی میں کبڈی کا کھیل شروع ہوا جس میں خدام نے بہت دلچسپی سے حصہ لیا۔

اس کے بعد چھلانگ کا مقابلہ ہوا۔ اس دوران میں اطفال کے مختلف کھیلوں کے مقابلہ جات زیر نگرانی ناظم صاحب اطفال جناب سید عبدالعزیز شاہ صاحب ہوتے رہے۔ اس کے بعد تمام خدام اطفال اور انصار بھی قریباً ایک گھنٹہ تک سمندر میں نہاتے رہے۔ چونکہ اطفال بھی ساتھ تھے اس لئے ان کی حفاظت کا انتظام کیا گیا تھا کہ چند خدام ان کے ساتھ رہیں اور انہیں گہرے پانی کی طرف جانے سے روکے رکھیں۔ اس کے بعد کھانے کا وقت تھا۔ کھانا تمام احباب اپنے ساتھ گھروں سے لائے ہوئے تھے۔ ایک نظام کے ماتحت سب نے اکٹھے مل کر کھانا تناول کیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ نے پھل کا انتظام کیا ہوا تھا جو کہ کھانے کے بعد احباب میں تقسیم کیا گیا۔

قریباً ڈیڑھ بجے نظم خوانی شروع ہوئی۔ چند خدام نے خوش الحانی کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا منظوم کلام پڑھا۔ نماز ظہر اور عصر جمع کرکے ادا کی گئیں۔

نماز کے بعد لطائف کا پروگرام تھا اور معاً بعد ذہانت کا امتحان بھی تھا۔ اسی عرصہ میں مکرمی و محترمی امیر صاحب جناب چوہدری عبداللہ خاں صاحب تشریف لائے اور ان کی موجودگی میں یہ پروگرام جاری رہا۔ ذہانت کے پروگرام اور لطائف کے بعد مکرمی جناب چوہدری عبداللہ خاں صاحب جناب حکیم قیس مینائی صاحب۔ جناب چوہدری فیض عالم صاحب فیض چنگوی جناب آفتاب احمد صاحب بسمل اور جناب محمد شفیع صاحب اشرف نے اپنے کلام سے حاضرین کو نوازا۔ یہ پروگرام قریباً پانچ بجے تک رہا۔ اس کے دوران میں مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے احباب کو چائے بھی پیش کی گئی۔ اس کے بعد مختلف کھیلوں کے مقابلہ میں اوّل آنے والوں کو مکرمی قائد صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔ تقریباً ساڑھے پانچ بجے شام کو ٹرپ کا پروگرام بخیر و عافیت اختتام پذیر ہوا۔ اور واپسی کی تیاری شروع ہوئی۔ ۶ بجے یہ قافلہ بعد دعا واپس ہوا۔

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا اس ٹرپ کا انتظام کرنے کا مقصد یہ تھا کہ تمام خدام ایک نظام کے ماتحت رہتے جماعتی ماحول میں تفریح کر سکیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ اس طرح کی ٹرپ ہر سہ ماہی کے بعد ہوا کرے۔ کیونکہ تجربہ سے یہ ٹرپ بہت مفید ثابت ہوا ہے۔

ناظم نشر و اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

ضروری اعلان

مالی سال رواں کے آخری چند ہی دن باقی رہ گئے ہیں۔ لہذا صدران جماعت و سیکرٹریان مال چندہ جات وصول کرنے میں پوری جدوجہد سے کام لیں اور وصول شدہ رقم جلد از جلد مرکز میں ارسال فرمائیں۔ کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ ارسال شدہ رقم ۳۰ اپریل تک داخل خزانہ ہوجائے۔ تاکہ بجٹ سال رواں میں محسوب ہو سکے۔

(ناظر بیت المال)

دعائے مغفرت

محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ بیوہ رسالدار حاکم علی صاحب مرحوم کی نعش مؤرخہ ۲۲ اپریل کو ننگا پور ضلع لائلپور سے ربوہ لائی گئی۔ بعد نماز عصر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد مرحومہ کو مقبرہ بہشتی ربوہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

رمضان المبارک اور زکوٰۃ

رمضان المبارک کا مبارک مہینہ شروع ہو چکا ہے اور اس میں سے ایک عشرہ گذر چکا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اس مبارک مہینہ میں کثرت سے صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے۔ پس احباب اپنے کم استطاعت بھائیوں۔ یتامیٰ و مساکین کی ضرورتوں کا بھی خیال رکھیں اور واجب الذکوٰۃ کی رقوم مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں تاکہ امام وقت کی ہدایات کے ماتحت یہ رقوم مستحقین میں تقسیم کی جا سکیں۔

نیز عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ اپریل ۵۶ء کو ختم ہو رہا ہے۔ براہ مہربانی وصول شدہ زکوٰۃ کی رقوم ۳۰ اپریل سے پہلے پہلے داخل خزانہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اور جماعت میں جو دوست صاحب نصاب ہیں ان کو مذکورہ تاریخ سے پہلے پہلے زکوٰۃ ادا کرنے کی تحریک فرمائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظر بیت المال ربوہ)

سکیم شعبہ اطفال برائے سال ۵۶-۱۹۵۵ء

جملہ قائدین کرام کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ مرکز کی طرف سے جو شعبہ اطفال کی سکیم برائے ۵۶-۱۹۵۵ء منظور ہوئی ہے۔ اس کی روشنی میں بعض امور ذیل میں لکھے جا رہے ہیں۔ براہ کرم جملہ قائدین اپنی اپنی مجالس میں اس کے مطابق عمل کرکے شکریہ کا موقع دیں۔

(۱) ا۔ جہاں جہاں مجالس خدام الاحمدیہ قائم ہیں وہاں مجالس اطفال کا قیام ضروری ہے۔ اس لئے جہاں پہلے ہی مجلس اطفال قائم ہو چکی ہو فبہا اور جہاں قائم نہیں ہوئی قائدین کرام وہاں مجلس اطفال قائم کرکے مہتمم اطفال کو اطلاع دیں۔

ب۔ جملہ مجالس اطفال جو قائم ہیں یا اب قائم ہوں۔ وہ اپنے سالانہ بجٹ اسماء وار تیار کرکے بھجوا دیں۔ کیونکہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر یہ فیصلہ ہوا تھا۔ کہ اطفال کا علیحدہ بجٹ ہوگا۔

(۲) چونکہ ہمارے بچے قیمتی متاع ہیں اور کچھ عرصہ بعد انہوں نے احمدیت کی حفاظت کرنی ہے اس لئے ضروری ہے کہ ان کی پوری تربیت کی جائے تاوہ خود احمدیت کے صحیح نمونہ ہوں۔ اس لئے مندرجہ ذیل امور کا خاص رکھا جائے۔

ا۔ نمازوں کی نگرانی اور پنجوقتہ کی نماز با جماعت کا عادی بنانے کی کوشش

ب۔ ننگے سر پھرنے سے اطفال کو روکا جائے۔ نیز پوری کوشش کی جائے کہ ان میں سگریٹ نوشی کی عادت پیدا نہ ہو۔

ج۔ یہ نگرانی کی جائے کہ سٹڈی کے اوقات میں کوئی طفل باہر نہ رہے بلکہ پورا وقت مطالعہ پر صرف کرے۔

د۔ ہر مجلس میں ماہانہ جلسے اطفال کے منعقد کئے جائیں۔ اور مختلف ذرائع سے ان کو احمدیت کے مسائل یاد کرائے جائیں۔

ہ۔ کوشش کی جائے کہ ہر طفل کو اس کی عمر کے مطابق کچھ قرآن مجید۔ احادیث اور کچھ اشعار درثمین سے یاد ہوں۔

و۔ اجتماعی کھیلوں اور ورزشوں کا انتظام کیا جائے۔

ز۔ اگر خالد میں کوئی مضمون اطفال کے لئے طبع ہو تو سب اطفال کو پڑھایا یا سنایا جائے۔

امید ہے کہ جملہ قائدین اس پروگرام کو اپنی اپنی مجلس میں جاری کریں گے۔

(مہتمم اطفال مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

میرا لڑکا بشارت احمد ایف۔ اے کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار چراغ دین فائف والا)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۳۵۰

میں سلیمہ بی بی زوجہ شریف احمد قوم ڈوگر پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن نانو ڈوگر ڈاکخانہ چوہنگ۔ ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۳-۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد حق مہر مبلغ ۴۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی

الامۃ:۔ بقلم خود سلیمہ بی بی

گواہ شد:۔ عبدالواحد سکرٹری مال نانو ڈوگر ضلع شیخوپورہ

گواہ شد:۔ شریف احمد خاوند موصیہ مذکور بقلم خود۔

نمبر ۱۴۳۶۹

میں رمضان بی بی زوجہ میاں مولا بخش صاحب قوم سندھو جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن ننکانہ صاحب ڈاکخانہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۳-۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اسکی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھہ رمضان بی بی

گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ صدر انجمن احمدیہ

گواہ شد:۔ اللہ داد خاں سکرٹری وصایا ننکانہ صاحب۔

نمبر ۱۴۳۶۰

میں میاں مولا بخش ولد عیدے خاں قوم سندھو جٹ پیشہ مزدوری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن ننکانہ صاحب ڈاکخانہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۳-۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری آمد بذریعہ مزدوری و دستکاری مبلغ پندرہ روپے ماہوار ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد:۔ بقلم خود مولا بخش

گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ دفتر وصیت۔

گواہ شد:۔ اللہ داد خاں سکرٹری وصایا ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ۔

نمبر ۱۴۳۶۵

میں مسماۃ ممتاز بیگم زوجہ ڈاکٹر شاہ محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۹ء ساکن ننکانہ صاحب ڈاکخانہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۳-۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حق مہر مبلغ تین صد روپیہ جو کہ ڈیڑھ صو روپیہ وصول اور ڈیڑھ صو روپیہ بذمہ خاوند زیور طلائی وزنی دو تولے قیمتی دو صو روپیہ ایک عدد مشین سلائی قیمتی مبلغ ڈیڑھ صو روپیہ کل میزان مبلغ ساڑھے چھ صو روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس سے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی

الامۃ ممتاز بیگم بقلم خود۔

گواہ شد۔ محمد علی احمدی بقلم خود کوچہ احمدیہ ننکانہ صاحب

گواہ شد۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نمبر ۱۴۳۶۴

میں مسماۃ رحیماں بیوہ رسول بخش قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۹۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۷ء ساکن ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۳-۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

تفصیل جائداد:۔ میری جائداد اس وقت نقد تین صد روپیہ جو میرے فرزندان حقیقی کے پاس ہے۔ میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کی بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ نشان انگوٹھا۔ مسماۃ رحیماں۔

گواہ شد۔ ماسٹر محمد اسمٰعیل خاں بقلم خود فرزند حقیقی موصیہ

گواہ شد۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ

نمبر ۱۴۳۶۶

میں صغریٰ بیگم زوجہ چوہدری جان محمد قوم ارائیں جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن شرقپور خورد۔ ڈاکخانہ کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۳-۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد حق مہر مبلغ ۵۰۰/ روپیہ جو کہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیور طلائی وزن ۲ تولے جس کی قیمت مبلغ ۲۰۰ روپے ہے۔ زیور چاندی ۲۰ تولہ جس کی قیمت مبلغ ۳۰/- روپے ہے۔ کل میزان ۷۳۰/ روپے میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی

الامۃ صغریٰ بیگم بقلم خود۔

گواہ شد بقلم خود عبدالکریم شرقپور خورد

گواہ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نمبر ۱۳۶۷۷

میں صفیہ بیگم حیات زوجہ بشیر احمد صاحب حیات قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن نیروبی ڈاکخانہ نیروبی ضلع نیروبی صوبہ کینیا کالونی مشرقی افریقہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۵-۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند مالیت ایک ہزار روپیہ ۱۰۰۰/- روپے چوڑیاں طلائی آٹھ عدد کل وزنی ۸ تولہ مالیت ۱۲۰۰/- شلنگ۔ نیکلس طلائی ایک عدد وزنی ۳ تولہ مالیت ۴۵۰/- شلنگ۔ زیور متفرق طلائی کل وزنی ۴ تولہ ۶۰۰/- شلنگ میں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی مندرجہ بالا جائداد کی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اپنی زندگی میں میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری وفات پر میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی میری یہ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ حاوی ہوگی۔

الامۃ صفیہ بیگم حیات

گواہ شد بشیر احمد حیات خاوند موصیہ۔

گواہ شد شیخ مبارک احمد رئیس التبلیغ و امیر جماعت

نمبر ۹۵۹۰

میں حفصہ خاتون زوجہ مولوی عبدالباسط صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع پورینی ضلع بھاگلپور صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴-۱۲-۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ جو میرے خاوند محترم مولوی عبدالباسط صاحب کے ذمہ واجب الادا ہے میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

(۳) اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ حفصہ خاتون بقلم خاص

گواہ شد عبدالحی بقلم خاص برادر شوہر موصیہ و ہیڈ ماسٹر ایم۔ پی اسکول بیہجان ضلع بھاگلپور

گواہ شد محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال حلقہ یو۔ پی۔ بہار و اڑیسہ

پاکستان سے بھارت جانے والوں کی بہ نسبت پاکستان آنیوالوں کی تعداد زیادہ ہے

"اقلیتیں کسی قیمت پر ترک وطن نہ کریں" مسٹر نورالحق چودھری کی اپیل

ڈھاکہ ۲۵ اپریل۔ اقلیتی امور کے مرکزی وزیر مسٹر نورالحق چودھری نے کل کھلنا میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جتنے لوگ پاکستان سے بھارت جا رہے ہیں۔ اس سے زیادہ بھارت سے پاکستان آ رہے ہیں۔

مسٹر نورالحق چودھری نے کہا اگر بھارتی حکومت کا یہ نظریہ تسلیم کر لیا جائے کہ مشرقی پاکستان سے ہندوؤں کے ترک وطن کا باعث اقتصادی بدحالی ہے تو پھر بھارتی مسلمانوں کے انخلاء کا کیا جواز پیش کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے ہندوؤں سے اپیل کی کہ وہ کسی قیمت پر بھی اپنے گھروں سے نہ جائیں۔ صوبائی حکومت ان کے تحفظ میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرے گی۔

مسٹر نورالحق چودھری نے مزید بتایا کہ صوبائی حکومت نے ہندوؤں کو فراخدلی کے ساتھ اسلحہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سے قبل اقلیتوں سے جو ہتھیار لے لئے گئے تھے وہ بھی واپس کر دیئے جائیں گے۔

اس الزام کا جواب دیتے ہوئے کہ ہندوؤں کو مناسب تعداد میں تجارتی لائسنس نہیں دیئے جاتے وزیر اقلیتی امور نے کہا کہ اگر اقلیتیں مقررہ شرائط پوری کریں تو انہیں تجارتی لائسنس دینے سے انکار نہیں کیا جاتا۔ ویسے بھی ساری مقامی صنعت اور تجارت غیر مسلموں کے ہاتھ ہی میں ہے آپ نے کہا حکومت کو اقلیتوں پر پورا بھروسہ ہے۔ اور مذہب کی بناء پر ان کے ساتھ امتیازی سلوک نہیں کیا جائے گا۔

مسٹر چودھری نے صوبائی اسمبلی کے بعض غیر مسلم ارکان پر کڑی نکتہ چینی کی جنہوں نے اپنے بیوی بچوں کو بھارت بھیج دیا ہے اور خود بھی زیادہ تر وقت کلکتہ میں ہی گذارتے ہیں۔ آپ نے کہا ایسے لوگ دیانت داری کے ساتھ اقلیتوں کی نمائندگی کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔

گندم کی خریداری شروع ہوگئی

لاہور ۲۵ اپریل۔ محکمہ خوراک نے لاہور اور حیدر آباد کے علاقوں میں گندم کی خریداری کا کام شروع کر دیا ہے۔ خریداری تین مہینے جاری رہے گی۔ لاہور کے علاقہ میں راولپنڈی ملتان اور لاہور ڈویژن شامل ہیں۔ ابھی تک گندم کی مقدار کا تعین نہیں کیا گیا۔ لیکن خیال ہے کہ زیادہ سے زیادہ گندم فراہم کی جائے گی۔ یہ گندم سابقہ اعلان کے مطابق دس روپے من کے حساب سے خریدی جائے گی۔

پاکستان کی ہمدردیاں عربوں کے ساتھ ہیں

بیروت ۲۵ اپریل۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر حمیدالحق چودھری نے یہاں بتایا کہ اگر عربوں اور یہودیوں کے درمیان جنگ چھڑی تو پاکستان کی ہمدردیاں فطری طور پر عربوں کے ساتھ ہوں گی۔

وزیر خارجہ نے یہ بیان لبنان کے وزیر اعظم سے ایک ملاقات کے بعد دیا۔ آپ سے سوال کیا گیا کہ عربوں اور یہودیوں کی جنگ میں معاہدہ بغداد کے ممبر ملکوں کا رویہ کیا ہوگا تو آپ نے کہا کہ بغداد کونسل کے اجلاس تہران میں اس مسئلہ پر غور نہیں کیا گیا۔ آپ نے کہا پاکستان کی خواہش ہے کہ مسئلہ فلسطین کا فیصلہ اقوام متحدہ کی ۱۹۴۸ء کی قرارداد کے مطابق ہو۔ وزیر خارجہ نے مزید بتایا کہ پاکستان کے اسرائیل کے ساتھ کوئی تجارتی تعلقات نہیں ہیں۔ وزیر خارجہ آج شام کراچی پہنچ گئے۔

صوبائی کابینہ میں نشستیں قبول کرنے سے انکار

حیدرآباد سندھ ۲۵ اپریل۔ مقامی روزنامہ "ہلال پاکستان" نے سابق سندھ کے ایک سابق رہبر قاضی محمد اکبر کے حوالے سے خبر دی ہے کہ میر غلام علی خاں تالپور نے ڈاکٹر خانصاحب کی نئی کابینہ میں اپنے گروپ کے ایم۔ ایلوں کے لئے دو نشستوں کی پیشکش منظور کرنے سے انکار کر دیا۔

ڈھاکہ میں طوفان گرد و باراں

ڈھاکہ ۲۵ اپریل۔ پرسوں رات ڈھاکہ میں طوفان گرد و باراں کی وجہ سے شہر کے بیشتر حصوں میں بجلی اور ٹیلیفون کے کنکشن ٹوٹ گئے۔ ہوا کی رفتار اسی میل فی گھنٹہ تھی۔ ایک خبری اطلاع کے مطابق چوک بازار میں بجلی کے شارٹ سرکٹ سے آگ لگ گئی۔

بمبئی کلکتہ میل حادثہ

نئی دہلی ۲۵ اپریل۔ کل صبح بمبئی کلکتہ میل کو ایک حادثہ پیش آیا۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق حادثے میں ۱۴ افراد زخمی ہوئے۔ جن میں سے دو کی حالت نازک ہے۔

کشمیر کو ہماچل پردیش میں شامل کرنیکا منصوبہ مکمل ہوگیا

بھارتی حکومت ادغام کے اعلان کے لئے مناسب موقعہ کا انتظار کر رہی ہے

لاہور ۲۵ اپریل۔ نوائے وقت کے نمائندہ خصوصی مقیم دہلی کی اطلاع ہے کہ مقبوضہ کشمیر کو ہماچل پردیش میں شامل کرنے کا منصوبہ مکمل ہو گیا ہے۔ اور اب اس کی نوک پلک درست کی جا رہی ہے۔ بھارتی حکومت مقبوضہ کشمیر کے ہماچل پردیش میں ادغام کے اعلان کے لئے مناسب موقعہ کا انتظار کر رہی ہے

موثق ذرائع کی اطلاعات کے مطابق مقبوضہ کشمیر کے ہماچل پردیش میں انضمام کا منصوبہ کافی عرصہ سے بھارتی حکومت کے زیر غور تھا۔ اور دونوں علاقوں کو عملی طور پر ملانے کے لئے سڑکوں وغیرہ کی تعمیر پر کروڑوں روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے

ایٹمی ماہر لائل پور میں

لائلپور ۲۵ اپریل۔ ایٹمی طاقت کے امریکی ماہرین کی ایک پارٹی آج لاہور سے بذریعہ کار یہاں پہنچی پاکستان ایٹمی توانائی کمیشن کے صدر ڈاکٹر نذیر احمد بھی پارٹی کے ہمراہ تھے۔ اپنی آمد کے فوراً بعد انہوں نے زراعتی کالج کے پرنسپل مسٹر ظفر عالم سے بات چیت کی۔ بات چیت کا مقصد فلپائن میں منیلا کے مقام پر قائم ہونے والے ایٹمی ری ایکٹر کے سلسلے میں پاکستان کے تعاون کے متعلق معلومات حاصل کرنا تھا۔ پارٹی میں ڈاکٹر ہیرلڈ، مسٹر بی ٹیڈ کے مسٹر ہنگرٹن مسٹر تھامسن اور مسٹر ولیم الورز شامل ہیں۔ پرنسپل نے انہیں کالج کی لیبارٹریوں کا معائنہ کرایا اور وہ انہیں مکمل سامان سے مزین دیکھکر بہت متاثر ہوئے۔ ڈاکٹر نذیر احمد نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو بتایا کہ جب تک یہ سائنسدان ملک کی تمام بڑی بڑی لیبارٹریوں کا معائنہ نہ کر لیں۔ ایٹمی توانائی کے مرکز کے قیام کے لئے جگہ کا انتخاب نہیں کیا جا سکتا۔ پارٹی شام کو لاہور روانہ ہو گئی۔

گورنر مغربی پاکستان کیخلاف مذمت

قرارداد منظور نہیں ہو سکی

کراچی ۲۵ اپریل۔ پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ میں آج مغربی پاکستان کے گورنر کے خلاف مذمت کی قرارداد منظور نہیں ہو سکی۔ مجلس عاملہ کے بعض ایسے اراکین نے جن کا تعلق مشرقی پاکستان سے ہے۔ اور مغربی پاکستان کے دو ممبروں نے پوری کوشش کی کہ مجلس عاملہ اس مفروضہ کی بناء پر گورنر مغربی پاکستان کی مذمت کرے۔ کہ انہوں نے لیگ پارٹی کی قرارداد کے باوجود ڈاکٹر خانصاحب کو وزیر اعلیٰ مقرر کر کے غیر آئینی قدم اٹھایا تھا۔ مگر مسٹر محمد علی کی مخالفت کی وجہ سے یہ قرارداد منظور نہیں ہو سکی۔

ری پبلکن پارٹی میں سہروردی اور غضنفر علی بھی شامل ہوجائینگے

ایبٹ آباد ۲۵ اپریل۔ وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان ڈاکٹر خانصاحب ایبٹ آباد پہنچ گئے ہیں۔ آپ نے آج یہاں بتایا۔ کہ بہت جلد قومی اسمبلی میں ری پبلکن پارٹی قائم کر دی جائے گی۔ اور مرکزی کمیٹی کے بہت سے رکن نئی جماعت میں شامل ہو جائینگے بھارت میں پاکستان کے ہائی کمشنر راجہ غضنفر علی خاں اور بہت سے دوسرے سیاسی کارکنوں نے بھی ری پبلکن پارٹی میں شمولیت کا یقین دلایا ہے۔ نئی جماعت کا منشور بہت جلد شائع کر دیا جائے گا۔ اور مرکز اور دوسرے مقامات پر اس کی شاخیں قائم کر دی جائیں گی۔ ڈاکٹر خان کے قریبی حلقوں نے بتایا ہے کہ حزب مخالف کے لیڈر مسٹر حسین شہید سہروردی بھی نئی جماعت میں شامل ہو جائیں گے۔ ملک فیروز خاں نون مسٹر مظفر علی قزلباش اور کئی دوسرے سیاسی لیڈروں نے بھی نئی جماعت میں شمولیت کا یقین دلایا ہے